ماہِ ذوالحج کے ابتدائی دس ایام کی فضیلت واحکام

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ المتوفی سن 1421ھ

(سابق سنئیر رکن کبار علماء کمیٹی، سعودی عرب)

ترجمہ: طارق بن علی بروہی

مصدر: شیخ کی ویب سائٹ پر موجود حج سے متعلق خطبات جمعہ سے ماخوذ

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۔۔۔اے مسلمانو! ہم ان دنوں فضیلت والے ایام کے استقبال کی تیاریاں کررہے ہیں یعنی ماہ ذوالحج کا پہلا عشرہ کہ جن کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ“[1]

(دنوں میں کوئی بھی دن ایسے نہیں کہ جن میں نیک عمل کرنا اللہ تعالی کو اتنا محبوب ہو جتنا ذوالحج کے ان دس دنوں میں، کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ فرمایا: ہاں، جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں الا یہ کہ کوئی شخص اپنی جان اور مال لے کر جہاد پر نکلا اور ان میں سے کسی چیز کو واپس نہ لایا)۔

---

[1] أخرجه الإمام البخاري –رحمه الله تعالى– في كتاب الجمعة من حديث ابن عباس رضي الله تعالى عنهما رقم (916)،وأخرجه الإمام الترمذي –رحمه الله تعالى– في سننه في كتاب الصوم رقم (68، وأبو داود في سننه في كتاب الصيام رقم (2082)، وابن ماجة في سننه رقم (1717)، وأخرجه الإمام أحمد في مسنده رقم (1867)، والدارمي في سننه رقم (170 من حديث ابن عباس رضي الله عنهما، ت ط ع .

پس اے مسلمانو! ذوالحج کے ان دس دنوں میں با کثرت ذکر الہی کرو اور اس کی تکبیر (اللہ اکبر)، تحمید (الحمد للہ) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) پڑھو، تلاوت قرآن، نماز و صدقہ خیرات وغیرہ جیسے اعمال صالحہ بجالاؤ۔ تاکہ تم ان کاموں کو ادا کرنے والے بن جاؤ کہ جنہیں اللہ تعالی پسند فرماتا ہے۔ ان نیک اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ تم ان ایام میں روزے رکھو کیونکہ روزہ اعمال صالحہ میں افضل ترین ہے جیسا کہ سنن نسائی کی حدیث میں نبی کریم ﷺ کی بعض ازواج رضی اللہ عنہن سے روایت ہے کہ:

"كَانَ يَصُومُ تِسْعًا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ"[2]

(آپ ﷺ ذوالحج کے نو دن روزے رکھتے تھے)۔

کیونکہ حدیث قدسی میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ"[3]

(ابن آدم کے ہر عمل کا بدلہ دس گنا ہے سوائے روزے کے کیونکہ وہ خالص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دوں گا)۔

لیکن اگر کسی کے رمضان کے قضاء روزے باقی ہوں تو وہ نفلی روزوں سے پہلے ان فرض قضاء روزوں سے ابتداء کرے۔ اور اس کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ وہ رمضان کے روزوں کی قضاء ان دس دنوں میں ادا کر دے بہر حال اسے یہ فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ کیونکہ وہ ایک فرض روزہ ادا کر رہا ہے۔

یہ بات جان لیں کہ اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمانوں میں سے جو شخص حج ادا نہیں کر رہا تو اس کے لیے یہ مشروع ہے کہ وہ اپنے ہی علاقے میں قربانی ادا کرے، کیونکہ فرمان الہی ہے:

﴿لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰي مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَاۗىِٕسَ الْفَقِيْرَ﴾ (الحج:28)

(اپنے فائدے حاصل کرنے کو آجائیں اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں پس تم خود بھی کھاؤ

[2] أخرجه النسائي -رحمه الله تعالى- في سننه عن بعض أزواج النبي -صلى الله عليه وسلم- في كتاب الصيام باب كيف يصوم ثلاثة أيام من كل شهر وذِكْر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك رقم (2374)، ت ط ع .

[3] أخرجه الإمام البخاري -رحمه الله تعالى- في كتاب الصوم من حديث أبي هريرة رضي الله تعالى عنه رقم (1771)، وأخرجه الإمام مسلم -رحمه الله تعالى- في كتاب الصيام رقم (1942)، ت ط ع .

اور تنگ دست فقیروں کو بھی کھلاؤ)

اسی طرح سے صحیح بخاری و مسلم کی حدیث میں آیا ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

"والأضحية سنَّة مؤكدة"[4]

(اور قربانی سنت مؤکدہ ہے)۔

لیکن صرف زندہ لوگوں کے لیے جیسا کہ ان شاء اللہ آئندہ آنے والے دلائل سے واضح ہو گا۔

آپ سے جو قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو یہ اللہ تعالی کی رحمت، نعمت ولطف و کرم میں سے ہے کہ اس نے اسے اپنے بالوں یا ناخنوں یا جلد میں سے کچھ بھی کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔ جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بالوں میں سے کچھ تراشے خواہ سر کے بال ہوں یا مونچھوں، بغل یا زیر ناف بال۔ اور نہ ہی اپنے ناخنوں کو تراشے اور نہ ہی اپنی جلد میں سے کچھ تراشے جیسا کہ بعض لوگ اپنی زیریں پشت یا ران کے پچھلے حصے کی جانب سے نوچتے ہیں۔ انہیں نہ توڑے اور نہ نوچے کیونکہ یہ ذوالحج کے ان دس ایام میں حرام ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

اور جان لیں کہ یہ منع کرنا اللہ تعالی کی ہمارے ساتھ رحمت ہے جس پر ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں۔ اس طور پر رحمت ہے کہ ہم حجاج کرام کے ساتھ شعائر حج میں سے بعض اعمال میں مشارکت اختیار کر سکتے ہیں۔ کیونکہ حجاج کو اپنے سر منڈانا منع ہوتا ہے اسی طرح سے جو قربانی کرتا ہے اسے بھی اپنے بالوں یا ناخنوں یا جلد میں کسی بھی قسم کی تراش خراش منع ہے، تاکہ حج نہ کر سکنے کے باوجود اس کے ذریعہ وہ بھی حاجیوں کے ساتھ اگرچہ قلیل ہی کیوں نہ ہو مشارکت اختیار کر سکیں، پس یہ اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے ہے۔ اور اس بات سے اس کا نعمت الہی ہونا آپ پر مزید واضح ہو گا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں منع نہ کرتے تو اسے عبادت کے طور پر ترک کرنا ایک بدعت کہلاتا۔ لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے خود منع فرمادیا تو اسے چھوڑنا ایک عبادت

---

4 وأخرجه الإمام مسلم –رحمه الله تعالى– في صحيحه في كتاب الأضاحي باب استحباب الضحيَّةوذبحها مباشرة بلا توكيل والتسمية والتكبير من حديث أنس بن مالك –رضي الله تعالى عنه– رقم (3635)، ت ط ع .

کہلائے گا جس پر انسان کو اجر و ثواب حاصل ہو گا[5]۔

اے لوگو! یہ بات بھی جان لو کہ اپنے بالوں، ناخنوں یا جلد میں تراش خراش سے منع صرف اس کے لیے خاص ہے جو قربانی کر رہا ہو نا کہ جس کی طرف سے قربانی کی جا رہی ہو۔ البتہ جن کی طرف سے قربانی کی جا رہی ہے یعنی خاندان کی طرف سے تو ان پر اپنے بالوں، ناخنوں اور جلد کی تراش خراش کر لینے پر کوئی پابندی نہیں۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے صرف اسے منع فرمایا ہے جو قربانی کر رہا ہے انہیں منع نہیں فرمایا جن کی طرف سے قربانی کی جا رہی ہے۔ آپ ﷺ اپنے اور اپنے اہل بیت کی طرف سے قربانی کیا کرتے تھے مگر آپ ﷺ سے کہیں یہ منقول نہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے اہل بیت کو بھی اپنے بالوں، ناخنوں اور جلد کی تراش خراش کرنے سے منع فرمایا ہو۔ پس یہ دلیل ہے کہ گھر والوں پر حرام نہیں کہ وہ اپنے بالوں، ناخنوں یا جلد کی تراش خراش کر لیں۔ کیونکہ شریعت میں بھی اصل حکم کسی بھی عمل سے بریٔ الذمہ ہونا اور حلال ہونا ہے یہاں تک کہ اس کی حرمت کی دلیل مل جائے۔

اے مسلمانو! بعض جاہل لوگ جنہیں اللہ تعالی نے داڑھی مونڈنے کے جرم میں اصرار کرنے پر مبتلا کر رکھا ہے۔ حالانکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی، انبیاء و مرسلین و صالحین کے طرز عمل کی مخالفت اور مجوسیوں و مشرکوں کے طرز عمل کی موافقت ہے۔ پس داڑھی مونڈنا حرام ہے اور یہ مسلمانوں کے شعار کے مخالف ہے۔

لہذا ان جاہلوں میں سے ہم نے بعض کے بارے میں سنا ہے کہ وہ قربانی اس خوف سے ترک کر دیتے ہیں کہ انہیں ان دس دنوں میں اپنی داڑھی کاٹنی ہوتی ہے حالانکہ یہ نری حماقت ہے۔ کیسے اتنی عظیم عبادت کو ان دس دنوں میں معصیت الہی کرنے کی خاطر چھوڑتے ہو؟ یہ تو نری حماقت ہے، اے میرے بھائی! اللہ تعالی سے ڈرو۔ اپنے نبی ﷺ کی سنت کو لازم پکڑو، اور میں اپنے ان بھائیوں کے بارے میں پر امید ہوں کہ اگر انہیں پکڑ کر کہا جائے یہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور یہ مجوسیوں اور مشرکوں کا طریقہ ہے تو وہ ضرور طریقۂ محمدی ﷺ کو ترجیح دیں گے اگر واقعی ان سے محبت کرنے والے ہوں گے۔ اس لیے کہ وہ محبت تو کرتے ہیں لیکن عزم و حوصلے کی کمزوری کے سبب ان کی نفسانی خواہشات ان پر غالب آ جاتی ہیں۔ اگر وہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتے ہوں گے تو یقیناً کہیں گے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی جب ان کے سامنے یہ حدیث پڑھی جائے گی:

---

[5] أخرجه الإمام مسلم –رحمه الله تعالى– في كتاب الأضاحي رقم (2653) من حديث أم سلمة رضي الله تعالى عنها، وأخرجه الإمام أحمد –رحمه الله تعالى– في مسنده رقم (25269) (25359) وأصحاب السنن من حديث أم سلمة رضي الله تعالى عنها، ت ط ع .

”خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ، وَفِّرُوا اللِّحَى وَأَوْفُوا اللِّحَى، وَأَرْخُوا اللِّحَى وَحُفُّوا الشَّوَارِبَ“[6]

(مشرکین کی مخالفت کرو، اور داڑھی کو خوب بڑھاؤ اور معاف کردو (یہ سب الفاظ نبی کریم ﷺ سے وارد ہیں) اور مونچھوں کو پست کرو)۔

اور مجھے یہ یقینی طور پر علم ہے کہ ان کے یہاں یا ان میں سے بعض کے یہاں اتنا کچھ دینی جذبہ ضرور ہے کہ وہ اپنے نبی ﷺ کی سنت کی پیروی کرنے کے حریص ہوں۔ لیکن عزم وارادے کی کمزوری ان کے نفسوں پر غالب آجاتی ہے تو وہ اس داڑھی مونڈھنے کو قبول کرلیتے ہیں۔

ہم اللہ تعالی سے دعاء گو ہیں کہ وہ انہیں اس معصیت کو ترک کرنے میں مدد فرمائے تاکہ وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے مطیع وفرمانبر ادار اور انبیاء وصالحین کے شعار کو اختیار کرنے والے بن جائیں۔ اور عین ممکن ہے کہ اس مناسبت سے یعنی ان دس ایام میں داڑھی مونڈنے سے پرہیز انہیں تاحیات اپنے رب سے ملنے تک چھوڑے رکھنے اور اس سنت نبوی پر عمل پیرا ہونے کا سبب بن جائے۔ ہم پھر اللہ تعالی سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ان کی اس میں مدد فرمائے اور جو کچھ ہو گزرا اس سے در گزر فرمائے۔ اور ہم سب کو دین پر استقامت عطاء فرمائے اور ہمیں اپنی سیدھی راہ کی جانب ہدایت دے، ان کی راہ جن پر اللہ تعالی کا انعام ہوا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی۔۔۔

---

[6] أخرجه الإمام البخاري -رحمه الله تعالى- في كتاب اللباس باب إعفاء اللحى (عفواً) كثروا وكثرت أموالهم من حديث ابن عمر رضي الله تعالى عنهما رقم (5442-5443)، ت ط ع ، وأخرجه الإمام مسلم -رحمه الله تعالى- في كتاب الطهارة باب حفظ خصال الفطرة رقم (380-381-382-383) من حديث عبد الله بن عمر وأبي هريرة رضي الله تعالى عنهم أجمعين، ت ط ع..

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تا کہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتویٰ دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔